ٹی وی کلچر اور یورپین اہل فکر

وطنِ عزیز آجکل جرائم کی شدید یلغار میں ہے۔ خصوصاً ڈاکہ زنی اور خواتین و بچوں سے درندگی روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ اس کی اگرچہ کئی وجوہات ہیں، لیکن سب سے بڑا سبب ٹی وی پر عریانی و فحاشی کا پرچار ہے۔ بدقسمتی سے ٹی وی کے سارے چینلوں پر ایسے ڈرامے اور فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن سے ایک طرف نوجوانوں کے جنسی جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور دوسری جانب انہیں دہشت گردی، قانون شکنی، بلکہ ڈاکہ زنی کی ترغیب ملتی ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امریکہ کے ایک ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ جب ایک نوجوان عریاں مناظر پر مبنی کوئی فلم دیکھتا ہے تو وہ اس وقت تک بے قرار رہتا ہے جب تک اسے عملی صورت نہیں دے لیتا۔ چنانچہ اخبارات میں "گینگ ریپ" کی جو خبریں تواتر سے چھپ رہی ہیں اس کا بنیادی سبب عریاں ویڈیو فلموں کی بھرمار اور بھارتی و امریکی ٹی وی چینلوں پر جنسی مناظر پر مشتمل ڈراموں کی کثرت ہے۔

یہ حقیقت بے حد تشویش ناک ہے کہ خصوصاً دیہات اور چھوٹے قصبوں میں نوعمر لڑکے بھی مشترکہ چندہ کر کے جمعرات کی شب وی سی آر کرایہ پر لاتے اور ہندوستانی فلمیں دیکھتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ دیہات میں کسی غریب کی بہو بیٹی کی عزت محفوظ نہیں رہی حتیٰ کہ نوعمر خوبصورت لڑکوں کی آبرو اور زندگی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے اور اخبارات میں اس نوع کی خبریں چھپ چکی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ صورت حال کی نزاکت کا احساس کیا جائے اور قومی اخلاق و کردار کی حفاظت کی فکر کی جائے۔ اربابِ اختیار کی اطلاع کے لئے ٹی وی کی ہلاکت آفرینیوں سے امریکہ اور یورپ کے انسانیت نواز دانشور بھی پریشان ہو گئے ہیں۔ چونکہ ہمارا حکمران طبقہ یورپ کی آراء ہی کو مستند اور معتبر سمجھتا ہے، اس لئے ذیل میں ٹی وی کے اثرات کے حوالے سے مختلف ماہرینِ نفسیات اور سائنس دانوں کے نتائجِ فکر پیش کئے جا رہے ہیں۔ خدا کرے یہ آراء ان کے دلوں پر دستک دے سکیں اور وہ وطنِ عزیز کی آئندہ نسلوں کو تباہی اور زوال کے اندھیروں میں غرق ہونے سے بچا سکیں۔ لیجئے مختلف سائنس دانوں کی مستند آراء ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر رابرٹ پٹنام نے اپنی کتاب "تنہا انسان" میں لکھا ہے۔

"جس ٹیکنالوجی نے انسان کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ ان میں ٹیلی ویژن سرفہرست ہے اور اگر اسے وی سی آر اور کیبل سے منسلک کر دیا جائے تو یہ اور بھی خطرناک صورت اختیار کر جاتا ہے۔ الیکٹرونک ٹیکنالوجی سے ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق مزا لیتا ہے لیکن اس کی قیمت اسے چکانا پڑتی ہے جب وہ اپنے دوستوں عزیزوں حتیٰ کہ اہلِ خانہ کا حال چال پوچھنے کی بجائے صرف "ہیلو" پر اکتفا کرتا ہے۔ ایک

امریکی ہر ہفتے اوسطاً اٹھائیس گھنٹے ٹی وی دیکھتا ہے۔ اور ٹی وی نے ہمیں اپنی ہی نظروں سے گرا دیا ہے۔ ٹی وی پر ہم شاندار قابلِ رشک زندگی دیکھتے ہیں، اشتہارات ہمیں ایک نئی دنیا کی خبر دیتے ہیں۔ ٹی وی کی اس گلیمرس لائف کا مقابلہ جب ہم اپنی زندگیوں سے کرتے ہیں تو خود کو بہت کمتر محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ انسان اپنی زندگی سے غیر مطمئن ہو کر ڈیپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں امریکہ کے بہت سے شہروں میں جب ٹیلی ویژن کی نشریات شروع ہوئیں تو چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں اچانک بڑھ گئیں۔" جنگ لاہور، ۲۹ ستمبر ۱۹۹۵ء

۲۔ ایک اور امریکی مصنف جارج ولیمز نے اپنی کتاب "ہم بیمار کیوں پڑتے ہیں؟ میں لوگوں کی نفسیاتی بیماریوں کا بنیادی سبب ٹی وی اور اس قسم کے دوسرے میڈیا کو قرار دیا ہے جو ہمیں ایسے خواب دکھاتا ہے جسے کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ ٹی وی نے نہ صرف لوگوں کے وقت پر قبضہ کر لیا ہے بلکہ ان میں طبقاتی تفریق کے اساس کو ابھارا ہے اور خود نمائی و خود غرضی کو فروغ دیا ہے،

(بحوالہ جنگ جمعہ ایڈیشن ۲۹ ستمبر ۹۵ء)

۳۔ تشدد اور لڑائی جھگڑوں سے بھرپور فلمیں اور ٹی وی ڈرامے دیکھنے والے مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو کر زندگی سے محروم ہو سکتے ہیں۔ ڈیوک یونیورسٹی کے ڈاکٹر ریڈولیم کی ایک تازہ ترین تحقیق کے مطابق سکرین پر اس قسم کے مناظر دیکھنے سے بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک اور مدافعتی نظام میں گڑبڑ جیسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تحقیق کے دوران ۱۸ مردوں اور ۲۲ خواتین کا سروے کیا گیا جنہیں دس روز تک ایسی فلمیں دکھائی گئیں۔ حیرت انگیز طور پر تمام افراد کا بلڈ پریشر معمول سے بڑھ چکا تھا۔ ڈاکٹر ریڈولیم کے مطابق بلڈ پریشر سے دل کو خون مہیا کرنے والی شریانیں متاثر ہوتی ہیں جس سے دل کا دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔ اس سے جسم میں ہارمونز کی سطح بھی بلند ہو جاتی ہے جس سے مدافعتی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ جو سرطان جیسے خطرناک مرض کا باعث بنتا ہے۔" (روزنامہ خبریں، لاہور ۱۴ جون ۹۵ء)

۴۔ مسلسل ٹی وی دیکھنے سے انسان کی جسمانی و ذہنی صحت اور تخلیقی صلاحیتوں پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بھارت کے شہر پونا کے دو محققین اے جے واڈکر اور ڈاکٹر سمین جے شاہ نے چھ سے گیارہ سال کی عمر کے پانچ ہزار بچوں پر مسلسل ٹی وی دیکھنے کے مضر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مسلسل ٹی وی دیکھتے رہنے سے بچوں میں بے خوابی، چڑچڑا پن، اختلاجِ قلب اور بلڈ پریشر کے علاوہ سماجی طور پر بڑوں کا ادب و احترام بھی کم ہو جاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کی پرواہ بھی نہیں رہتی۔ مذکورہ ڈاکٹروں نے اپنی سروے رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ بچوں میں زیادہ ٹی وی دیکھنے سے نسیان (بھولنے کی) بیماری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۰ جون ۹۵ء)

۵۔ امریکہ اور یورپ میں ہمہ نوع جرائم کی کثرت پر تبصرہ کرتے ہوئے بین الاقوامی شہرت کی حامل ماہر عمرانیات ڈاکٹر ڈائن رسل نے برملا کہا ہے کہ "اس صورتِ حال کا بنیادی سبب فحش رسالوں کی بہتات، مخربِ اخلاق عریاں ٹی۔ وی پروگرام، جنسی فلمیں اور خاندانی نظام کی تباہی میں مضمر ہے۔" وہ لکھتی ہیں کہ

"ریڈیو اور ٹی وی پر فحش پروگرام اور گلی کی ہر نکڑ پر بکنے والے عریاں رسالوں سے جنسی طوفان ابل رہا ہے" چنانچہ ان کے خیال میں محض قانون سازی کافی نہیں بلکہ ڈی ڈی ٹی چھڑکنے کے ساتھ ساتھ ان جوہڑوں کا پاٹنا بھی ضروری ہے (تکبیر کراچی ۷ ستمبر ۸۴ء)

۶۔ امریکی میگزین "ٹائم" کے مطابق امریکہ میں والدین، اساتذہ اور قانون دانوں نے واشنگٹن میں ایک مشترکہ ریلی کا اہتمام کیا ہے جس میں ایسے قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا جو رسالوں، کتابوں، ویڈیوز اور کمپیوٹر کے ذریعہ بڑھتی ہوئی عریانیت کے سامنے بند باندھ سکیں۔ ایک امریکی سینیٹر نے بھی اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ گھروں میں کمپیوٹروں کے ذریعہ عریاں فلموں کی نمائش ہو سکتی ہے۔ (خبریں لاہور ۱۲ جولائی ۹۵ء)

۷۔ سنگاپور کے سابق وزیر اعظم اور ممتاز دانشور "لی کو آن یو" نے کہا ہے کہ فحاشی تہذیب کا بیڑہ غرق کر دے گی۔ حکومتوں کو چاہیئے کہ غلط اور صحیح کے درمیان لکیر کھینچ دیں۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اگر ہر کوئی ایک تھالی کے برابر ڈش انٹینا سے عریانیت حاصل کرنے لگ جائے تو حکومتوں کو کچھ کرنا چاہیئے ورنہ ہماری نوجوان نسل اور انسانی تمدن تباہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر میں اپنے گھر کے صحن میں کوئی غلط کام کروں تو یہ میرا نجی معاملہ نہیں ہوگا۔ اگر ہر کوئی ایسا کرے گا تو پھر بچوں کا کیا ہوگا؟ وہ تو لازماً بگڑ جائیں گے۔" (جنگ لاہور ۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

یہ چند آراء دنیا کے معروف دانشوروں، ماہرینِ نفسیات سائنسدانوں اور تجزیہ نگاروں کی ہیں۔ کاش ہمارے اربابِ اختیار ان پر سنجیدگی سے توجہ دیں اور عریانی و فحاشی کے اس سلسلے کو روک دیں جو سرکاری سرپرستی میں پھیلایا جا رہا ہے اور جو ہماری معاشرتی و اخلاقی قدروں ہی کو تباہ و برباد نہیں کرے گا بلکہ مختلف النوع ذہنی اور جسمانی امراض کا سبب بن جائے گا اور اس قوم کی رہی سہی صلاحیتوں کو مفلوج کر کے اسے مکمل زوال اور غلامی کے اندھیروں میں پھینک دے گا کہ تاریخ کا ہمیشہ سے یہی فیصلہ چلا آ رہا ہے۔

....

☆ ☆

قادیانیوں کے یہودیوں سے روابط اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں!
ایک تحقیقی کتاب جس کے کسی حوالہ کو کوئی مرزائی آج تک ردنہیں کرسکا۔

ابو مدثرہ

قادیان سے اسرائیل تک

قیمت =/60روپے

بخاری اکیڈمی، مہربان کالونی ملتان۔